



علی رضی اللہ عنہ کے لیے ایک سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہوں، جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھاتو 'بِسْمِ اللّٰهِ' کہنا

علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، آپ کے لیے ایک سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہوں، جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو 'بِسْمِ اللّٰهِ' کہنا، پھر جب اس کی پشت پر ٹھیک سے بیٹھ گئے تو 'الْحَمْدُ لِلّٰهِ' کہنا، اور 'سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ' پڑھا "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم تو اسے قابو میں کرنے کی قوت نہیں رکھتے تھے اور ہم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا پڑے گا"، پھر تین مرتبہ 'الْحَمْدُ لِلّٰهِ' کہنا، پھر تین مرتبہ 'اللّٰهُ أَكْبَرُ' کہنا، پھر 'سُبْحَانَكَ إِلَهِي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ' کہنا یعنی "تیری ذات پاک ہے، میں نے خود کو اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے معاف کر دے، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا"، پھر ہنسنا، پوچھا گیا: امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک بار دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنسنا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیرا رب اپنے بند سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: میرے گناہوں کو بخش دے وہ جانتا ہے کہ گناہوں کو میرے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا ہے

[صحیح] [اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے - اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے - اسے امام احمد نے روایت کیا ہے]

علی بن ربیعہ (جن کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے) بیان کرتے ہیں کہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ آپ کے پاس آپ کی سواری لائی گئی تاکہ آپ اس پر سوار ہوں لغت کے اعتبار سے 'الدابة' کا اطلاق ہر اس جانور پر ہوتا ہے جو زمین پر رینگے بعد ازاں عرف عام میں اسے چوپایوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہنا: 'بِسْمِ اللّٰهِ' یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ سوار ہوتا ہوں پھر جب اچھی طرح سے اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا: 'الْحَمْدُ لِلّٰهِ' یعنی اس عظیم نعمت پر ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور وہ نعمت ہے کہ اس نے ایک نامانوس اور بدکنہ والے جانور کو رام کر دیا اور اس پر سواری کے لیے اسے ہمارا فرمان بردار بنا دیا بایں طور کہ ہم اس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ آپ نے 'الَّذِي سَخَّرَ' کے الفاظ کے ساتھ اس کی تصریح کی، یعنی اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جب کہ ہم میں اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں تھی 'وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ' یعنی اپنے اوپر ہونے والی نعمت پر کی جانے والی مقید حمد کے بعد فرمایا 'الْحَمْدُ لِلّٰهِ' یعنی ایسی حمد جو کسی شے کے ساتھ مقید نہیں ہے 'ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَارَ بَارَ أَيْسَا كَذَلِكَ' میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت و جلال کی طرف اشارے کرتے اور یہ کہ بندے اللہ کی وپس قدردانی نہیں کرتا جیسا کہ حق ہے اسے یہ حکم ہے کہ وہ حسب استطاعت فرمان برداری کرتا رہے 'اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ' یہ تکرار بڑائی کے بیان میں مبالغہ کے لیے ہے پھر 'سُبْحَانَكَ' کہنا یعنی میں تیری مطلق پاکی بیان کرتا ہوں 'إِلَهِي ظَلَمْتُ نَفْسِي' یعنی تیرے حق کی ادائیگی نہ کر کے یا اسے اہمیت نہ دے کر اور اس میں غور نہ کر کے (میں نے) اپنی جان پر ظلم کیا) کیونکہ انہیں اس نعمت عظمیٰ کی شکر گزاری میں کوتاہی دکھائی دی جائے گی وہ غفلت ہی کی وجہ سے ہوں 'فَاغْفِرْ لِي' یعنی میرے گناہوں کو پوشیدہ رکھ بایں طور کہ ان پر سزا دے کر مواخذہ نہ کرنا 'فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ' ان الفاظ میں اپنی کوتاہی کا اور اس بات کا اعتراف ہے کہ اللہ کی کرم نوازیات بہت زیادہ ہیں 'ثُمَّ صَجَّكَ' یعنی ابن ربیعہ نے کہا 'الشمائل' کے ایک تصحیح شدہ نسخے میں ہے کہ میں نے پوچھا 'امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟' چونکہ بظاہر کوئی ایسی باعث تعجب بات نہیں تھی جس پر

مسکراٹ پیدا ہوتی ہے اس لیے انہوں نے اس کا سبب دریافت کیا اور سوال پر ندا کو مقدم کیا جیسا کہ مخاطبت میں ادب کا تقاضا ہے 'قَالَ: رَأَيْتُ' یعنی میں نے دیکھا کہ نبی نے بھی سوار ہوتے ہوئے ان جگہوں پر ذکر کیا تھا پھر آپ نے ننسے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں نہیں ننس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیرا رب اپنے بند سے خوش ہوتا ہے، 'اپنے بند سے' یہ اضافت عزت و تکریم کے لیے ہے 'میرے گناہوں کو بخش دے' وگناہ جانتا ہے یعنی بغیر غفلت کے و پوری طرح جانتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/5271>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

